اِعتکاف ولیلۃ القدر

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضورِ پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اعتکاف کا معنی ومفہوم

عزیزانِ محترم! یوں تو رمضان کا پورا مہینہ ہی رَحمتیں برکتیں سمیٹنے کا مہینہ ہے، مگر اس کے آخری دس ۱۰ دن پہلے بیس ۲۰ دنوں سے زیادہ اَہمیّت اور انفرادی شان رکھتے ہیں، ان میں شبِ قدر کو پانے کے لیے اہلِ ایمان اعتکاف بھی کرتے ہیں، اِعتکاف کے لُغوی معنی ہیں دھرنا دینا، مطلب یہ کہ معتکِف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت پر کمربستہ ہوکر مسجد میں بَیٹھ جاتا ہے، اس کی یہی آرزُو ہوتی ہے کہ کسی طرح پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے، رمضان المبارک کی بیس ۲۰ تاریخ کا سورج ڈوبتے ہی اِعتکاف کاوقت شروع ہوجائے گا، دنیا کے سارے کاروبار چھوڑکر رمضان کے آخری دنوں میں اللہ تعالیٰ کے قُرب وطاعت کی غرض سے مَرد حضرات کی مسجد

میں اور خواتین کی گھروں میں گوشہ نشینی کا نام اِعتکاف ہے، اِعتکاف کی تعریف کرتے ہوئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ٹھہرنا اِعتکاف ہے، اور اس کے لیے مسلمان کا عاقل اور جَنابت وحیض ونَفاس سے پاک ہونا شرط ہے، بُلوغت شرط نہیں، بلکہ نابالغ جو اچھی سُوجھ بُوجھ رکھتا ہے، اگر بہ نیّتِ اِعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو اُس کا یہ اِعتکاف بھی صحیح ہے۔

اِعتکاف کی تین ۳ قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) سنتِ مؤکّدہ (۳) مستحب۔ اگر کسی نے اِعتکاف کی نذر مانی تو اُس پر اِعتکاف واجب ہے، رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اِعتکاف سنّتِ مؤکّدہ علی الکفایہ ہے، واجب اور سنّتِ مؤکّدہ کے علاوہ اِعتکاف مستحب ہے"[1]۔

رمضان کے آخری عشرہ میں اِعتکاف کی فضلیت

برادرانِ اسلام! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ کا ہم اَہلِ ایمان پر اِنعام، اِکرام اور کرم بالائے کرم ہے کہ یہ مبارک عشرہ ہمیں نیکیوں اور بھلائیوں میں کثرت کا مَوقع فراہم کرتا ہے، رمَضان کریم کے آخری عشرہ میں اِعتکاف کیا جاتا ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: «كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى قَبَضَهُ الله»[2] "نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم دنیا سے پردہ فرمانے تک

---

(۱) "رد المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤١٢.

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الصَّوم، ر: ٧٩٠، صـ١٩٨.

رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اِعتکاف فرمایا کرتے"۔ رَحمتِ کونَین ﷺ خود بھی اِعتکاف کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیا کرتے۔ جو اَہلِ ایمان رمَضان کریم کا اِعتکاف کرتا ہے اسے دو ۲ حج اور دو ۲ عُمروں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے، حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: «مَنِ اعْتَكَفَ عَشْراً فِيْ رَمَضَانَ، كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ»[1] "جس نے رمَضان میں دس ۱۰ دن اِعتکاف کیا، وہ اَیسا ہے جیسے اس نے دو ۲ حج اور دو ۲ عُمرے ادا کیے"۔

غفلت وسُستی چھوڑ کر اس آخری عشرہ میں عبادت ورِیاضت، حقوقُ اللہ وحقوقُ العِباد کی ادائیگی، ذِکر ودُرود، دعا واِستغفار اور تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، اَہل وعِیال ودیگر لوگوں سے حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں؛ تاکہ گزشتہ دِنوں کی کوتاہیوں کا اِزالہ ہو جائے۔ جو رمضان میں اِعتکاف کرے اُسے کثیر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: «هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا»[2] "اِعتکاف کی برکت سے بندہ گناہوں سے باز رہتا ہے، اور نیکیوں سے اُسے اِس قدر ثواب ہوتا ہے جیسے اُس نے تمام ترنیک کام کرڈالے ہوں"۔

---

(١) "شعب الإيمان" بابُ في الاعتكاف، ر: ٣٩٦٦، ٣/ ١٤٤٥.

(٢) "سُنن ابْن مَاجه" كتابُ الصِّيام، ر: ١٧٨١، صـ٢٩٧.

اِعتکاف کے چند مسائل

جانِ برادر! اِعتکاف کا سارا عشرہ رَحمتیں برکتیں سمیٹنے، نیکیوں، بھلائیوں، تلاوتِ قرآن، فرائض ونوافل، صدَقات وخیرات اور قیامُ اللیل وتہجد اور اَعمالِ صالحہ کی کثرت کا عشرہ ہے، شبِ قدر کو پانے کے لیے اس عشرے میں اِعتکاف کیا جاتا ہے، لہذا اس کے مسائل واَحکام سیکھنا بھی معتکِف حضرات پر لازم ہے، "اِعتکاف کے لیے سب سے افضل مقام مسجدِ حرام ہے، پھر مسجدِ نبَوی، پھر مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس، پھر اس جگہ جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو، عَورت کا مسجد میں اِعتکاف مکروہ ہے، بلکہ وہ گھر میں ہی ایک جگہ مقرّر کر کے وہاں اِعتکاف کرے"[1]۔ جو اِعتکاف کرنا چاہتا ہو وہ "بیس ۲۰ رمَضان کو غروبِ سورج سے پہلے پہلے بنیّتِ اِعتکاف مسجد میں حاضر ہو، اور تیس ۳۰ کے غروب کے بعد یا انتیس ۲۹ کو عید کا چاند ہونے کے بعد وہاں سے باہر آئے، اگر بیس ۲۰ تاریخ کو بعد نمازِ مغرب اِعتکاف کی نیّت کی تو یہ اِعتکاف سنّتِ مؤکّدہ ادا نہ ہو گا، رمَضان کا اِعتکاف سنّتِ کفایہ ہے، کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہو گا، اور پورے شہر میں کسی ایک نے کر لیا تو سب بریُ الذمّہ ہو گئے"[2]۔ "اِعتکافِ واجب میں معتکِف کو مسجد سے بلاعُذر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اُس کا اِعتکاف ٹوٹ جائے گا، اگرچہ بھُول کر نکلا ہو،

---

(۱) "الفتاوى الهندية" كتابُ الصَّوم، البابُ السابع في الاعتكاف، ۱/ ۲۱۱.

(۲) "بہارِ شریعت" اِعتکاف کا بیان، حصّہ پنجم، ۱/۱۰۲۱۔

یونہی اِعتکافِ سنّت بھی بلاعُذر مسجد سے باہر نکلنے پر جاتا رہتا ہے، اسی طرح عَورت بھی اِعتکافِ واجب ومسنون میں بلاعُذر نہیں نکل سکتی"[1]۔ "اگر کوئی قضائے حاجت کے لیے باہر گیا تھا، اور کسی نے اسے باہر روک لیا تو اِعتکاف ٹوٹ گیا"[2]۔ "متعکِف مسجد ہی میں کھائے پیے اور سوئے، ان اُمور کے لیے مسجد سے باہر گیا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا"[3]۔

ہزار مہینوں سے افضل رات

میرے بزرگو ودوستو! ہم رمَضان المبارک کے آخری عشرہ کی طرف گامزن ہیں، اس آخری عشرے میں لیلۃ القدر بھی ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے، وَیسے تو رمَضان کا آخری عشرہ سارا ہی بہت برکتوں رِفعتوں والا ہے، مگر شبِ قدر کی قدرٗ ومنزلت بہت ہی افضل واعلیٰ ہے، احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ یہ مبارک رات رمَضان کریم کے آخری عشرے کی پانچ ۵ طاق راتوں یعنی (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں سے کوئی ایک رات ہے، بہت سے مفسّرین ومحدّثینِ کِرام کی رائے ہے کہ شبِ قدرٗ رمَضان کی ستائیسویں رات ہے۔ شبِ قدرٗ تمام راتوں میں افضل واعلیٰ ہے، یہ رات آسمانوں میں فرشتوں کی عید، اور زمین میں انسانیّت کی معراجِ کمال

---

(١) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤١٢.

(٢) "الفتاوى الهندية" كتابُ الصَّوم، البابُ السابع في الاعتكاف، ١/ ٢١٢.

(٣) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤٣٥.

کے حصول کی رات ہے، اس رات اللہ تعالیٰ کا دریائے رَحمت خُوب جوش پر ہوتا ہے، رات بھر صبح تک رَحمتوں کی بَرسات اور خیر وبرکات کا نُزول ہوتا ہے، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم شبِ قدر میں عبادت کا خُوب اہتمام فرماتے۔

پورے عشرے میں اس مبارک رات کی تلاش سنّتِ کریمہ ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ»[1] "شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو"۔ لہٰذا طاق راتوں میں خصوصیّت کے ساتھ عبادت کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو کوئی اس مبارک رات میں سچی توبہ کرلے، اپنے گناہوں پر نَدامت سے آنسو بہا لے، یقیناً ربِ کریم عَزَّوَجَلَّ اُسے مُعاف فرما دیتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»[2] "جو ایمان اور نیّتِ ثواب کے ساتھ شبِ قدر میں عبادت کرے، اس کے پچھلے گناہ مُعاف کردیے جاتے ہیں"۔

عزیزدوستو! لیلۃ القدر میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی

---

(۱) "صحیح البخاري" كتاب فضل ليلة القدر، ر: ۲۰۲۱، صـ۳۲٤.

(۲) المرجع السابق.

زیادہ ہے، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾(۱) "شبِ قدرٗ ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے"۔ جو مسلمان اس رات عبادت کرے، اسے ہزار ماہ کی عبادت سے بھی زیادہ ثواب دیا جاتا ہے، اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس تاریخ میں کوئی اعلیٰ کام ہو وہ دن، وقت اور تاریخ تا قیامت افضل واعلیٰ رہتے ہیں، دیکھیے شبِ قدر میں ایک بار ہی قرآنِ مجید نازل ہوا، مگر یہ رات قیامت تک افضل واعلیٰ قرار پائی، ہر سال مسلمان ذَوق وشَوق سے عبادت کرتے رہیں گے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بخشش ومغفرت فرماتا رہے گا، یہ رات مغرب سے لے کر فجر تک سلامتی وبرکت والی ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿سَلامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾(۲) "وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک" یعنی یہ پوری رات اَمن وسلامتی کی رات ہے، اس مبارک رات میں مسلمان بڑی تعداد میں اپنے ربِ کریم سے لَو لگائے رہتے ہیں، ذکرِ الٰہی سے لُطف اندوز ہوتے ہیں، اور یہ رُوح پرور وایمان اَفروز کیفیّت رات بھر طلوعِ صبح تک جاری وساری رہتی ہے، اس رات جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! شبِ قدرٗ انتہائی مبارک رات ہے، اللہ تعالی نے اس رات میں ایک بڑی قدرٗ ومنزلت والی کتاب، بڑی قدرٗ ومنزلت والے رسول پر، بڑی قدرٗ ومنزلت والی اُمّت کے لیے نازل فرمائی، اس مبارک رات میں خالقِ کائنات عزّوجلّ

---

(۱) پ۳۰، القدر: ۳.

(۲) پ۳۰، القدر: ۵.

نے اُمّتِ مُسلمہ کے لیے عظیم تحفہ قرآنِ پاک نازل فرمایا، اس سے مسلمان بلکہ ساری کائنات کے سوئے نصیب جاگ اُٹھے، اس کتاب قرآنِ مجید نے بنی نَوع انسان کو اپنی پہچان اور اپنے خالق ومالک جَلَّ جَلالُہٗ کا عرفان عطا فرمایا، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآنِ پاک کی کثرت سے تلاوت اور اس کے اَحکام پر عمل کرکے برکتیں حاصل کرے۔

نزولِ قرآن سے متعلق ارشادِ خداوندی ہے: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾[1] "یقیناً ہم نے اسے شبِ قدر میں اُتارا"۔ یعنی شبِ قدر میں لَوحِ محفوظ سے آسمانِ اوّل کے بیتُ العزّت کی طرف قرآنِ کریم کا نزول ہوا، دوسری جگہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ﴾[2] "یقیناً ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اُتارا، یقیناً ہم ڈر سنانے والے ہیں"۔ "اس برکت والی رات سے مراد شبِ قدر ہے، اس رات میں پورا قرآن لَوحِ محفوظ سے یکبارگی آسمانِ دنیا کی طرف اُتارا گیا، پھر وہاں سے تیئیس ۲۳ برس کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے قلبِ اَطہر پر اُترا، اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جس رات قرآنِ کریم اُترا وہ رات بھی مُبارک ہے"[3]۔

---

(۱) پ ۳۰، القدر: ۱.

(۲) پ ۲۵، الدخان: ۳.

(۳) "تفسیر نور العرفان" ص ۷۹۰ ملتقطاً۔

لیلۃ القدر کی بعض علامات

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکارِ والا تَبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں شبِ قدر کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَهِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ، إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَأَنَّ فِيهَا قَمَراً سَاطِعاً سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ، لَا بَرْدَ فِيهَا وَلَا حَرَّ، وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ أَنْ يُرْمَى بِهِ فِيهَا حَتَّى تُصْبِحَ، وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيْحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً، لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ»(۱).

"شبِ قدر رمَضان المبارک کے آخری عشرہ کی راتوں یعنی اِکیس ۲۱، تیئس ۲۳، پچیس ۲۵، ستائیس ۲۷ یا اُنتیسویں ۲۹ شب یا رمَضان کی آخری شب میں ہے، تو جو کوئی اِیمان کے ساتھ بنیّتِ ثواب اِس مبارک رات میں عبادت کرے، اُس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اس رات کی عَلامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارک شب کُھلی ہوئی، رَوشن اور بالکل صاف وشفّاف ہوتی ہے، اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سَردی، بلکہ یہ رات معتدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، ر: ۲۲۸۲۹، ۸/ ۴۱۴.

ہوتا ہے، اِس پُوری رات میں شیاطِین کو آسمان کے سِتارے نہیں مارے جاتے، مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے اُس میں سُورج بغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے، اور وہ اَیسا ہوتا ہے گویا کہ چَودھویں ۱۴ کا چاند، اس دن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شَیطان نہیں نکلتا"۔

عزیزانِ گرامی! حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم! اگر مجھے شبِ قدر معلوم ہوجائے تو میں اُس میں کونسی دعا کروں؟ سرکارِ دو عالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ [كَرِيمٌ] تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّيْ»[1] "یُوں کہو: اے اللہ! یقیناً تُو بہت مُعاف کرنے والا ہے، کرم فرمانے والا ہے، عَفو ودَرگزر کو پسند فرماتا ہے، مجھے بھی مُعاف فرمادے!"۔

اے اللہ! اس آخری عشرے اور لیلۃ القدر میں قیام پر ہماری مدد فرما، ہمیں نیک اَعمال کی توفیق اور درجۂ قبولیّت عطا فرما، اس آخری عشرہ کو ہمارے لیے ذریعۂ نَجات وبخشش بنا، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی

---

(١) "جامع الترمذي" كتاب الدعوات، ر: ٣٥١٣، صـ ٨٠١.

فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلّم، والحمد لله ربّ العالمين!.